اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلفیۃ .... ایک جائزہ!

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء اور رسل مبعوث فرمائے۔ اور تمام انبیاء کو رشد وہدایت سے نوازا۔ تاکہ وہ اپنی اپنی قوم کو صراط مستقیم کی دعوت دے سکیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر کوئی گمراہ نہیں رہے گا۔ فرمایا "فاما یاتینکم منی ھدی ومن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی" یہ سلسلہ نبوت خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ اور آخری کتاب قرآن حکیم نازل فرمادی۔ جو ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ فرمایا "کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور" اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دین اسلام ہی ہے۔ "ان الدین عنداللہ الاسلام" اس کے علاوہ کوئی راستہ اور ذریعہ قابل قبول نہیں ہے۔ فرمایا "ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ" نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں اسلام کی تبلیغ کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔ عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات غرض زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں مکمل تفصیل سے روشنی ڈال دی۔ حق کو باطل سے الگ کر دیا۔ حلال وحرام واضح کر دیئے۔ حقوق وفرائض کی مکمل نشاندہی کر دی۔ اور اپنے آخری خطبہ حج میں فرمایا "ھل بلغت ... تو مجمع عام نے پوری قوت سے تصدیق کی۔ اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنالیا۔ "اللھم اشھد قد بلغت.... آپ چونکہ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد اسلامی تعلیمات وہدایات کے ابلاغ کے لیے کوئی نبی تو نہ آئے گا۔ یہ عظیم فریضہ امت اسلامیہ کے علماء کرام کے کندھوں پر آ گیا۔ اس لیے یہی انبیاء کے حقیقی وارث ہیں۔ "العلماء ورثۃ الانبیاء" سب سے پہلے علماء صحابہ کرام ہیں۔ جنہوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے اسلام سیکھا۔ عقیدہ، عبادت، معاملہ اور اخلاق حسنہ کی تربیت حاصل کی۔ بلاواسطہ آپ کی گفتگو کو سماعت فرمایا۔ آپ کے کردار اور عمل کو دیکھا۔ آپ کی صحبت اقدس کو اختیار کیا۔ سوال وجواب کو سنا اور یاد کیا۔ وحی کے نزول کے مناظر دیکھے۔ آپ کی جدوجہد میں عملاً شریک ہوئے۔ دکھ سکھ کے ساتھی بنے۔ ایک ایک لمحہ محفوظ کر لیا۔ آپ کی داخلی خارجی پالیسوں کے علاوہ سیاسی اور معاشرتی قواعد وضوابط کو بخوبی جان لیا۔ امہات المومنین گھریلو زندگی کی گواہ بنیں۔ اور ایک ایک جز سے آگاہ فرمادیا۔

صحابہ کرام نے پوری دیانت وامانت کے ساتھ یہ ساری معلومات اور علمی وعملی کاوشیں تابعین کو منتقل کر دیں۔اور انہوں نے تبع تابعین کے محفوظ ہاتھوں میں یہ امانت سونپ دی۔یہ سلسلہ پورے احتیاط کے ساتھ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک منتقل ہوتا چلا گیا۔حتی کہ محدثین کرام کا دور آیا تو انہوں نے احادیث رسول ﷺ کو محفوظ کرنے اور زیادہ مستند کرنے کے لیے اصول حدیث مرتب فرمادیے۔احادیث سے مسائل کے استنباط استخراج سے فقہی مسائل سامنے آئے۔اور آراء کے اختلاف نے فقہاء کے مختلف مکاتب فکر متعارف کرائے۔اس طرح شریعت اور دین اسلام محدثین اور فقہاء کرام کی کاوشوں سے محفوظ ترین ہو گیا۔

یہ تمام مقدس ہستیاں جن میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین اور فقہاء عظام ہمارے اسلاف ٹھہرے۔جن کے افکار عالیہ دین کا عظیم سرمایہ ہیں۔اور کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے ان کے فہم قرآن وسنت سے ہی رہنمائی لی جاتی ہے۔اور آج بھی ہم ان کی دینی رہنمائی اور فتاوی سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔آج مختلف مکاتب فکر میں حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی معروف ہیں۔لیکن سلفی یا السلفیہ میں وسعت ہے۔اس لیے کہ وہ کسی ایک پر منحصر نہیں ہیں۔بلکہ اسلاف میں شامل تمام برحق آئمہ محدثین اور علماء کے قافلے کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔اور دین کے لیے ان کی مساعی جمیلہ کی قدر کرتے ہوئے رہنمائی بھی لیتے ہیں۔

گذشتہ کچھ عرصہ سے سلفی یا السلفیہ کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے جارہے ہیں۔اور مغربی دنیا میں بالخصوص یہ تاثر تھا۔کہ یہ لوگ شدت پسند اور بنیاد پرست ہیں۔اور اپنے بھی اس زہریلے پروپگینڈے میں شریک تھے۔انہیں مختلف القابات سے نوازتے۔اور یہ تاثر دیتے کہ یہ غیر مقلد اور آئمہ کرام کے منکر اور گستاخ ہیں۔ان کی دینی کاوشوں کو فضول سمجھتے ہیں۔اور قرآن وحدیث کی صرف وہی تعبیر قابل قبول ہے۔جو موجودہ علماء کرتے ہیں۔یہ سلفیوں پر یکطرفہ الزام اور بہتان ہے۔اس لیے کہ سلفی یا السلفیہ کی نسبت ہی اسلاف کی طرف ہے۔اور وہ صرف کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ان تمام محدثین، فقہاء اور علماء کی طرف نسبت پر فخر محسوس کرتے ہیں۔جنہوں نے اپنی زندگیاں دین وشریعت کے لیے وقف کیں۔اور براہ راست قرآن وحدیث سے آگاہی حاصل کی۔اور اپنی فہم وفراست سے لوگوں کو آگاہ کیا۔اس لیے دنیا میں تمام سلفی بلا امتیاز تمام محدثین، آئمہ وفقہاء کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔اور ان کے احسان مند ہیں۔اور ان کا مکمل احترام کرتے ہیں۔اور ان کی دینی وعلمی کوششوں

کوخراج تحسین پیش کرتے ہیں۔اوران کو ماجور سمجھتے ہیں۔

اس ضمن میں مملکت سعودی عرب کے ولی عہد نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ شہزادہ نائف بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ نے ایک جرأتمندانہ قدم اٹھایا۔اور جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض کے زیر اہتمام ایک بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''السلفیہ منہج الشرعی ومطلب الوطنی'' منعقد کی۔جس میں دنیا بھر کے ممتاز علماء ومشائخ مختلف اسلامی تحریکوں کے قائدین اور زعماء نے شرکت کی۔جس میں ولی عہد سعودی عرب کا کلیدی خطاب ہوا۔جس میں انہوں نے بڑے اعتماد کے ساتھ یہ اعلان کیا۔کہ کوئی کسی غلط فہمی میں نہ رہے۔اور پوری دنیا جان لے۔کہ سعودی عرب اسلامی مملکت ہے۔جو سلفی منہج پر قائم ہے۔ہمارا آئین اور دستور کتاب وسنت پرمبنی ہے۔سلفی فکر اوران کے فہم کے مطابق اسلام کی تطبیق ہماری ترجیح ہے۔اور ہمیں سلفی ہونے پر فخر ہے۔اس کانفرنس میں ممتاز دینی سکالر علماء اور مشائخ نے علمی تحقیقی مقالے پڑھے۔جس میں سلفیت کی واضح تعریف، مکمل تعارف، مقاصد، نصب العین ان کے منہج اور کتاب وسنت سے فہم کا طریقہ کار سلف صالحین، صحابہ کرام، تابعین، محدثین، آئمہ وفقہاء کے بارے میں مکمل نکتہ نظر واضح کیا گیا۔یہ تمام علمی مباحث بہت وسیع اور موضوع کا صحیح احاطہ کرتی ہیں۔جن کو پڑھنے کے بعد کوئی اشکال باقی نہیں رہتے۔

بعض اہم مقالے درج ذیل عناوین پرمبنی ہیں۔

(1) جهود المملكة العربية السعودية فى خدمة الدعوة السلفيه

(2) الدولة السعوديه والمنهج السلفى ونشأة وتطبيقا

(3) حقيقة السلفية وهلتها بالاسلام الصحيح

(4) الخطاب الدينى فى ضوء المنهج السلفى

(5) خصائص المنهج السلفى

(6) السلفية منهج شرعى ومطلب وطنى

(7) العقيدة السلفية تعريفها نشأتها فضلها خصائصها

(8) موقف المنهج السلفى من الغلو والتطرف التعامل مع غير المسلمين

سعودی حکومت بالخصوص ولی عہد شہزادہ نائف بن عبدالعزیز آل سعود کی یہ عظیم الشان کوشش پر ہم انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔اور امید اور توقع کرتے ہیں۔کہ وہ اس پر ہی اکتفانہیں کریں

گے۔ بلکہ سلفی دعوت جو کہ حقیقت میں کتاب وسنت کی ہی دعوت ہے کو عام کریں گے۔ پہلے سے زیادہ توجہ فرمائیں گے۔ اور تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔ اور ایسے ٹی وی چینل جو کہ سلفی دعوت کو عام کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی سرپرستی کریں گے۔ اور وہ جرائد خواہ وہ کسی بھی زبان میں شائع ہو رہے ہوں۔ جو سلفی دعوت کا پرچار کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس کارِ خیر میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں اس ضمن میں مجلہ ترجمان الحدیث فیصل آباد دامے درمے سخنے ان شاء اللہ العزیز سعودی حکومت کے ساتھ ہے۔ اور ہماری تمام ہمدردیاں اور ہر قسم کا تعاون سلفی منہج کی اشاعت کے لیے وقف ہوگا۔

اب وقت آگیا ہے کہ ان تمام حقیقتوں کو آشکار کر دیا جائے۔ جو زمانے کی گرد میں چھپ گئی تھی۔ اور جاہل لوگ ان کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلاتے تھے۔ یہ کام سعودی حکومت کی سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے ہم بجا طور پر امید کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام دنیا میں پائی جانے والی سلفی تحریکوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اور ان کی جدوجہد کی قدر کریں گے۔

حقوق نسواں.............. لمحہ فکریہ!

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ خصوصاً تمام ممکنہ انسانی رشتوں کے حقوق بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ جس کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ ان کی ادائیگی کے واضح احکامات دیئے گئے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں سخت وعید بھی موجود ہے۔

انسانی رشتوں میں ایک نہایت معتبر اور محترم رشتہ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کا ہے۔ جن کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے خصوصی احکامات بھی موجود ہیں۔ ان خواتین کی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے جو نظام اسلام نے وضع کیا ہے۔ کوئی دوسرا نظام اس کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کر سکتا۔ عورت کے مقام ومرتبہ انکی حیثیت، ضرورت اور اہمیت کو نہایت عمدہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے اور زہر اگلنے والے سب سے زیادہ اسی حساس مسئلے کو اچھالتے ہیں۔ اور نہایت بے ہودہ اور فضول قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ جس نظام کی آڑ میں وہ خواتین کی آزادی اور حقوق کی بات کرتے ہیں۔ اس میں نہ صرف خواتین کا استحصال بلکہ قدم قدم پر ظلم بھی ہوتا ہے۔ اسی نظام نے عفت مآب خواتین کو بازار کا مال بنایا۔ مرد کی